صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 5 جنوری 2012ء بمطابق 10 صفر 1433ہجری بعد از دوپہر چار بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، خوشدل خان ایڈوکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ

وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ ٱلۡغَـٰلِبُونَO فَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ حَتَّىٰ حِينٍO وَأَبۡصِرۡهُمۡ فَسَوۡفَ يُبۡصِرُونَO أَفَبِعَذَابِنَا يَسۡتَعۡجِلُونَO فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمۡ فَسَآءَ صَبَاحُ ٱلۡمُنذَرِينَO وَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ حَتَّىٰ حِينٍO وَأَبۡصِرۡ فَسَوۡفَ يُبۡصِرُونَO سُبۡحَـٰنَ رَبِّكَ رَبِّ ٱلۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَO وَسَلَـٰمٌ عَلَى ٱلۡمُرۡسَلِينَO وَٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلۡعَظِيم۔

(ترجمہ): اور ہمارا لشکر غالب رہے گا۔ تو ایک وقت تک ان سے اعراض کئے رہو اور انہیں دیکھتے رہو۔ یہ بھی عنقریب (کفر کا انجام) دیکھ لیں گے۔ کیا یہ ہمارے عذاب کیلئے جلدی کر رہے ہیں؟ مگر جب وہ ان کے میدان میں آ اُترے گا تو جن کو ڈر سنا دیا گیا تھا ان کیلئے برا دن ہوگا اور ایک وقت تک ان سے منہ پھیرے رہو اور دیکھتے رہو یہ بھی عنقریب (نتیجہ) دیکھ لیں گے یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں تمہارا پروردگار جو صاحب عزت ہے اس سے (پاک ہے) اور پیغمبروں پر سلام اور سب طرح کی تعریف خدائے رب العالمین کو (سزاوار) ہے۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

نشانزدہ سوال اوراس کا جواب

جناب ڈپٹی سپیکر: 'کوئسچنز آور' : جناب مفتی کفایت اللہ صاحب، کوئسچن نمبر پلیز؟

مفتی کفایت اللہ: نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن کا نمبر ہی نہیں ہے؟ کوئسچن نمبر ہوگا۔

مفتی کفایت اللہ: کوئسچن نمبر 74 ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 74 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بینوولنٹ فنڈ بلڈنگ کی تزئین وآرائش اور مرمت کیلئے ہر سال فنڈز مختص کئے جاتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں میں مرمت وتزئین کیلئے کتنا فنڈ استعمال ہوا ہے، ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز فنڈز کے استعمال کا طریقہ، طلبی ٹینڈر اور ٹھیکیدار کے نام کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): جی ہاں، یہ درست ہے کہ بینوولنٹ فنڈ بلڈنگ کی تزئین وآرائش اور مرمت کیلئے ہر سال فنڈز مختص کئے جاتے ہیں۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں میں بینوولنٹ فنڈ بلڈنگ کی تزئین وآرائش کیلئے مختص شدہ فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

Detail of budget/expenditures under the head of maintenance charges of benevolent fund building

S. No	Year	Budget Allocation	Expenditure
01	2006-2007	Rs.583,700/-	Rs. 475,195/-
02	2007-2008	Rs.475,195/-	Rs. 461,195/-
03	2008-2009	Rs.800,000/-	Rs. 293,502/-
04	2009-2010	Rs.800,000/-	Rs. 750,000/-
05	2010-2011	Rs.800,000/-	Rs. 173,430/-

مزید برآں بلڈنگ کے روزمرہ معمولی نوعیت کے کام مثلاً نلکوں، ٹیوب لائٹس وغیرہ کی مرمت کیلئے ٹینڈر کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ مذکورہ بالا کام معمولی نوعیت کے ہوتے ہیں جو کہ بینوولنٹ فنڈ بلڈنگ کے Maintenance Staff کے ذریعے کروائے جاتے ہیں۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بینوولنٹ فنڈ

بلڈنگ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضروری مرمت کے علاوہ کسی قسم کا تزئین وآرائش کا کام نہیں کیا گیا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: اس میں جی، یہ سیکرٹری صاحب ہیں، حفظ الرحمان صاحب، انہوں نے اس سوال کو سمجھانے کیلئے مجھے تین دفعہ فون کیا ہے اور آدھا آدھا گھنٹہ اس نے بات کی ہے اور بہت زیادہ مطمئن کیا ہے۔ اگر تمام سیکرٹریز ایسے ہو جائیں تو Very appreciated جی، میں مطمئن بھی ہوں اور ان کو خراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں۔

(تالیاں)

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: جناب سجاد اللہ صاحب، ایم پی اے 05-01-2012؛ جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب، ایم پی اے 05-01-2012 و 06-01-2012؛ جناب وجیہہ الزمان خان، ایم پی اے 05-01-2012 و 06-01-2012؛ جناب حبیب الرحمان تنولی صاحب، ایم پی اے 05-01-2012 و 06-01-2012؛ ڈاکٹر حیدر علی صاحب، ایم پی اے 05-01-2012؛ جناب میاں نثار گل صاحب، وزیر جیلخانہ جات 05-01-2012 تا 09-01-2012۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The Leave is granted.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! وزیراعظم پاکستان کی مشیر اور پولیو کیلئے فوکل پرسن محترمہ شہناز وزیر علی صاحبہ آج شام سات بجے پولیو کی نیشنل ٹاسک فورس کے فیصلوں اور ہدایات سے متعلق ممبران اسمبلی کو اجلاس کے بعد بریفنگ دیں گی، لہذا آپ تمام ممبران اسمبلی سے گزارش ہے کہ وہ اسمبلی اجلاس کے فوراً بعد پرانے اسمبلی ہال میں تشریف لائیں اور بریفنگ میں شرکت فرمائیں۔ شکریہ۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: قلندر لودھی صاحب کیا فرماتے ہیں، کیا بات ہے قلندر لودھی صاحب؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اجازت دی۔ جناب سپیکر، ہماری اس ہاؤس میں کوشش یہ ہوتی ہے کہ چونکہ ہم اس صوبے کی اسمبلی کو جرگہ سے تعبیر کرتے ہیں اور اس صوبے کی اسمبلی کو جرگہ تعبیر کرتے رہتے ہیں تو ہم نے اپوزیشن میں رہتے ہوئے بھی ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ ہم اس روایت کو قائم رکھیں لیکن بڑا افسوس ہوا ہے جناب سپیکر کہ یہ جو ہمارا حق ہے صوبے کا، ہزارہ جو اس صوبے کا Major حصہ ہے جو کہ Revenue generate 70% کرتا ہے اور اس کا حق ہے، اس حق کیلئے ہم نے، اگر کسی پارٹی نے کوئی آواز قومی اسمبلی میں اٹھائی ہے یا اس کیلئے میں نے 08/04/2010 میں یہاں قرارداد جمع کی ہوئی ہے لیکن میں Consensus develop کر رہا ہوں، میں مشکور ہوں اپوزیشن کا، ان کی طرف سے تو مجھے گرین سگنل مل گیا ہے لیکن چونکہ گورنمنٹ کی طرف سے میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں تو میرے پارٹی کے ہیڈ یا جو اس وقت گورنمنٹ بیٹھی ہے، جس نے ہمارے ساتھ معاہدہ کیا ہے، ان کی طرف سے، ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اے این پی اور پیپلز پارٹی سے بات کریگی تو پھر انشاء اللہ میں صوبے کی اس قرارداد کو پاس کرانے کیلئے لاؤنگا لیکن مجھے انتہائی افسوس ہوا ہے کہ یہ ایک طرف کہتے ہیں کہ پختونوں کو، پٹھانوں کو لڑانے کیلئے یہ کچھ کر رہی ہے تو دوسری طرف میں حق بجانب ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ ہزارہ والوں کو ہزارہ والوں کے ساتھ لڑانے کیلئے یہ جو دو تین پریس کانفرنس کی گئی ہیں، یہ انتہائی افسوس کی بات ہے۔ جب ہمارے صوبے میں کوئی ایشو ہی اس پر ابھی شروع نہیں ہوا، قرارداد اسمبلی میں نہیں آئی، ہم نے ایسی کوئی بات یہاں شروع نہیں کی تو اس کیلئے پریس کانفرنس کرنا اور یہ کہنا کہ، چھ ڈسٹرکٹس ہیں، ڈھائی ڈسٹرکٹس کا صوبہ بنانا اور ان کو آپس میں لڑانا، میں یہ چاہونگا کہ میرے باقی بھی جو ہزارہ ڈویژن میں ڈسٹرکٹس بنے اور ایک ڈویژن بنا، تاکہ میں دو ڈویژن پر کل صوبہ مانگوں لیکن مجھے انتہائی دکھ ہوا کہ جس پر ایک ذمہ دار نے یہ کہا کہ ڈھائی ڈسٹرکٹس پر یہ صوبہ مانگتے ہیں۔ اس کو دیکھیں، اس پارٹی کے مشر قومی اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں اسفندیار ولی صاحب، جنہوں نے بڑے اچھے طریقے سے بات کی اور کہا کہ ہم صوبے کے خلاف نہیں ہیں، نہیں ہیں خلاف لیکن طریقہ کار، وہ طریقہ کار سب کو پتہ ہے، کیسے ہے؟ لیکن ایک چیز جب آ گئی ہے، ہم تو ان کے مشکور ہیں کہ ایک پارٹی نے ہمارے صوبہ ہزارہ کیلئے آواز اٹھائی، چاہے تو اس کے بعد ہم یہاں سے یہ جو بات ہو گی، تو اس میں یہ ہے جی کہ اس کو یہ بات کہنا کہ چھ ڈسٹرکٹس کو ڈھائی ڈسٹرکٹ کہنا اور ہزارہ وال قوم کا آپس میں لڑانے کیلئے یہ

پریس کانفرنس کی گئی ہے جس کا مجھے انتہائی دکھ ہوا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ پتہ ہے جی کہ یہ 70% ہم ریونیو دے رہے ہیں، تو ہماری کوئی عزت ادھر، ہم یہ چاہتے ہیں کہ اگر وہ صوبے کا ایک نام ہوتا، پختونخواکے ہم خلاف نہیں ہیں، ٹھیک ہے انکی ساٹھ سال سے، چونسٹھ سال سے ایک بات تھی، انہوں نے حاصل کر لی لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھ ایک چٹان کا، ایک درے کا، ایک پہاڑ کا نام لگانے کی بجائے اگر ہزارہ کا نام لگ جاتا۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: مختصر اً پلیز، جاوید عباسی صاحب، جاوید عباسی۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: تو یہ بحث نہ شروع ہوتی۔ جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں، میں آپ سے ریکویسٹ کرونگا کہ ایجنڈا آپ کا ویسے بھی جناب سپیکر، کوئسچنز آور بھی نہیں ہے تو مجھے تھوڑا سا ایک دو منٹ دے دیں۔ تو جناب سپیکر، اس پر مجھے افسوس ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: اس پر اور لوگ بھی بولنا چاہتے ہیں۔ جاوید عباسی صاحب، پلیز۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: Thank you very much۔ جناب سپیکر، میں تو کسی اور بات پر لیکن ابھی چونکہ آج ہزارہ کے اندر روڈز بھی بلاک ہوئے ہیں اور Strike بھی ہوئی ہے، یقیناً ہم سارے صوبے کے حق میں ہیں لیکن ہم نے اور ہماری جماعت نے ہمیشہ سے یہ کہا ہے کہ ہم آئینی او قانونی طریقے سے صوبہ بنانے کے حق میں ہیں اور جناب سپیکر، ہم نے دوسری بات یہ بھی کہی ہے کہ اگر صوبہ ہو تو کسی Linguistic بنیادوں پر نہیں ہونا چاہیئے، کسی زبان کے بولنے والوں کا نہیں بلکہ ایڈمنسٹریٹیو یونٹ ہونا چاہیئے۔ اگر یہ Consensus پیدا ہو سکے اسمبلیوں میں، یقیناً ہم چاہتے تھے کہ ہم Consensus پیدا کر کے یہاں ریزولیوشن لائیں جناب سپیکر، یہی فورم ہے، کانسٹی ٹیوشن میں دیا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بہت بڑی سازش کی گئی ہے جو نیشنل اسمبلی میں معاملہ اٹھا کر یہ ہزارہ والوں کو، (تالیاں) یہ ہزارہ والوں کو، کراچی میں پختونوں کو لڑانے کی سازش کی گئی ہے جناب سپیکر، ورنہ اگر ایسا ہوتا تو وہ Consensus پیدا کرتے، وہ سب کو بٹھاتے، وہ تمام لیڈروں کو اکٹھا کرتے اور کہتے کہ ہم ایک Consensus سے بات لانے کیلئے آرہے ہیں اور اب صوبہ ہونا چاہیئے لیکن انہوں نے کسی پارٹی کو اور جناب سپیکر، نیشنل اسمبلی میں ریزولیوشن لے جانا اور اکیلے پرواز کرنا، ہم کہتے ہیں کہ صوبے بننے چاہیئں اور ہزارہ صوبہ کوالیفائی کرتا ہے، ہم ہزارہ صوبے کیلئے سپورٹ کرتے ہیں لیکن آج وقت آگیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آج جو ہمارے یہاں معزز بڑے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، ہم نے بھی ان کے ساتھ ہر معاملے میں

تعاون کیا ہے، یہ بھی ہمارے ساتھ بیٹھیں، ہم ان کو Convince کرینگے، یہ ہمیں Convince کریں اور پھر ہم ایک مشترکہ ریزولیوشن لے کر یہاں آئیں تاکہ ایک Message جائے کہ واقعی جناب سپیکر، (تالیاں) یہ حق بھی اس صوبے کے لوگوں کا ہے کہ اگر وہ فیصلہ کریں کہ یہاں اس صوبے کی Division ہونی چاہیئے اور کس طرح ہونی چاہیئے؟ لہذا وہ ایک سازش ہے، ہم اسے سازش اور سب سے زیادہ نقصان ہزارے کا جو Cause ہے، انہوں نے یہ بات عیاں کر کے اس Cause کو نقصان دینے کیلئے جو ہمارا Cause تھا یا ہماری بات تھی اور میں لودھی صاحب سے بھی ریکویسٹ کرونگا کہ ہمیں یہ بات سمجھنی چاہیئے کہ کون لوگ ہیں اور ان کے عزائم کیا ہیں؟ آج وہاں نیشنل اسمبلی میں بحث جاری ہے، وہاں بحث ہوگی صوبوں کے حوالے سے، لیکن اگر یہاں صوبہ خیبر پختونخوا کی Division ہونی ہے تو پھر یہ فورم ہے صوبائی اسمبلی کا جو اس میں بات کرے۔ اگر پنجاب میں ہونی ہے تو پنجاب اسمبلی جو ہے، وہ بہترین فورم ہے، وہ بات کرے لیکن میری سب سے ریکویسٹ ہوگی کہ ہماری ایک Campaign چل رہی ہے ہزارہ کے اندر، وہ لوگ جو بات کر رہے ہیں، ان کے بھی اپنے عزائم ہیں، ہمیں حکومت سے بھی ایک بہت بڑی شکایت ہے کہ وہاں جانیں ضائع ہوئی تھیں، میں نے اس اسمبلی میں چلا کے کہا تھا کہ کوئی کمیشن نہ بنائیں، کمیشن بنے گا، اس کی کبھی رپورٹ نہیں آئیگی۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Javed Abbasi Sahib! Thank you very much, thank you very much. Mufti Kifayatullah Sahib, please.

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> سپیکر صاحب، بہت شکریہ۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر، جو لوگ اس سانحہ میں ملوث ہیں، ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی ہونی چاہیئے اور ایک قرارداد یہاں پر مشترکہ لانا چاہتے ہیں اس اسمبلی میں، تاکہ ہزارے کے لوگوں کا غم وغصہ۔۔۔۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> سپیکر صاحب، بہت شکریہ۔ میں حاجی قلندر خان لودھی صاحب کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بروقت یہ پوائنٹ آوٹ کیا اور ہمیں بولنے کا موقع مل گیا ہے۔ میرے خیال میں اس مسئلے کو جذباتی انداز سے نہیں دیکھنا چاہیئے، اس مسئلے کو اس انداز سے دیکھنا چاہیئے کہ کیا انتظامی وحدتوں کی تقسیم، یہ ملک کے حق میں ہے یا ملک کے خلاف؟ جناب سپیکر، میں اس ایوان کے ذریعے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب نے 31 دسمبر کو اوگی کے عظیم الشان جلسہ عام میں ہزارہ صوبے کی حمایت کی ہے اور ساتھ ساتھ (تالیاں) انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ

جہاں جہاں جنوبی پنجاب کے اندر اگر اس کی ضرورت پڑتی ہے تو وہاں بھی لوگوں کی رائے کا احترام کیا جائے۔ یہ تاثر ٹھیک نہیں ہے کہ کہیں اے این پی کے خلاف یا اس کی گورنمنٹ کے خلاف سازش ہو رہی ہے، ایسا نہیں ہے، لوگوں کا Genuine مطالبہ ہے، لوگ چاہتے ہیں کہ انتظامی وحدتوں میں اضافہ ہو۔ آپ 1947 میں جو چار وحدتیں لے کر بیٹھے ہوئے ہیں، اس کو آگے تک لے جائیں گے، کہاں تک آپ لے جائیں گے، ایک وقت ایسا آئیگا کہ آپ پر یہ دباؤ آئیگا کہ آپ اس کی مزید تقسیم کریں۔ جناب سپیکر، اگر انصاف لوگوں کو ان کی دہلیز پر ملتا ہے اور ان کے مسائل وہاں حل ہوتے ہیں اور مجھے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ایبٹ آباد کے اندر میرا مسئلہ حل ہوتا ہے تو مجھے بہت زیادہ مسافت طے کرنے کی ضرورت نہیں کرنا پڑے گی، اسی لئے ہزارہ ڈویژن میں جو یہ بات چل رہی ہے، ہم بحیثیت جماعت اس کی حمایت بھی کرتے ہیں، ساتھ ہی ہم حکمرانوں سے گزارش کرتے ہیں کہ برائے مہربانی اس مسئلے کو یوں نہ لیا جائے کہ خدا نخواستہ آپ کو کوئی طعنہ دے رہا ہے یا آپ کوئی گورباچوف بن رہے ہیں یا یہ صوبہ کٹ جائیگا یا یہ تقسیم ہو جائیگا۔ نہیں، کل تو ملاکنڈ والے بھی کہیں گے ہمیں صوبہ دے دیا جائے، آج فاٹا میں یہ آواز اٹھ رہی ہے کہ ہمیں صوبہ دے دیا جائے اور کل جنوبی اضلاع والے بھی کہیں گے کہ ہمیں صوبہ دے دیا جائے۔ صوبے کا مطالبہ کرنا بری بات نہیں ہے بلکہ میں اس اسمبلی کے فلور پر یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ فاٹا کو صوبہ ملے یا نہ ملے، اس سے پہلے کم از کم ان کو اتنا حق دے دیا جائے کہ وہ اپنی صوبائی اسمبلی کا رکن منتخب کریں اور اس کا الحاق کیا جائے صوبہ خیبر پختونخوا کے ساتھ، تو یہ ایک مضبوط یونٹ بن جائیگا۔ اسی لئے چونکہ وہاں لوگوں کی رائے کا احترام ہوتا ہے اور یہ آئین کے عین مطابق ہے۔ اگر ہزارہ صوبے کی حمایت ہوتی ہے تو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی کفایت صاحب، شکریہ آپ کا، بہت بہت شکریہ۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسی پر بات کرنی ہے یا کچھ اور؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: نہیں سر، ہمیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسی پر بات کرنا تھی تو، سردار نلوٹھا صاحب پلیز، بہت مختصر پلیز، دو منٹ سے زیادہ نہیں ہو گی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ اسی حوالے سے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں اور بالکل مختصر بات کرونگا۔ جناب سپیکر صاحب! ہزارہ کے عوام پچھلے کئی عرصہ سے سراپا احتجاج بنے

ہوئے ہیں اور ایک دفعہ ایک ایسا Incident ہوا جس سے بے تحاشا نقصان ہوا، کچھ لوگ مارے گئے اور کچھ لوگ زخمی ہو گئے اور ہزارہ کا کاروبار تباہ ہوا ہے۔ اس مطالبے کے حوالے سے تو میں ریکویسٹ کرونگا کہ جس طرح پختونخوا کی جب قرارداد آئی تھی تو ہم سب نے اے این پی کا ساتھ دیا تھا، آج میں سمجھتا ہوں کہ جو قرارداد اس صوبہ ہزارہ کے حوالے سے آئے گی تو میں توقع رکھتا ہوں کہ پورا ایوان اس میں ہزارہ صوبے کے حوالے سے انشاء اللہ ہمارا ساتھ دے گا اور ہزارے کے عوام بڑے، احسان فراموش قطعاً نہیں ہیں، یہ ہمیشہ ہمیشہ اس اسمبلی کے ہر ہر ممبر کا احسان یاد رکھیں گے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی ضروری ہے، کوئی اور Incident ہو جائے گا ہزارہ میں اور بے تحاشا نقصان ہو گا۔ اس سے پہلے جو بھی قرارداد ہم Consensus سے لائیں تو اسمبلی کے ہر ممبر سے میری یہ درخواست ہو گی کہ اس میں ہمارا ساتھ دیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ صاحب، عنایت اللہ صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اور ہمارا حق ہمیں دیں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! جس موضوع پر میرے باقی دوستوں اور ساتھیوں نے بات کی، میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، صوبہ ہزارہ جو ہے، وہ ہزارہ کے عوام کی ایک ایسی خواہش ہے کہ جو وہاں کے ہر بچے، چھوٹے بڑے بوڑھے کی خواہش ہے اور اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ ہم خیبر پختونخوا کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں یا علیحدہ ہونا چاہتے ہیں لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے حقوق شاید اس طرح سے ہمیں نہیں ملتے کہ جس طرح ملنے چاہئیں اور دوسرا کہ ہم لوگ اب وقت کے ساتھ ساتھ، جناب سپیکر! جب ایک گھر کے اندر دو سگے بھائی رہتے ہیں تو وقت کے ساتھ ساتھ جب انکی شادیاں ہو جاتی ہیں، بچے ہو جاتے ہیں، بڑے ہو جاتے ہیں تو سو گھر کبھی کبھی بنانا پڑتے ہیں، ہماری صرف اتنی بات ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، جس طرح سے وفاق میں یہ ریزولیوش لانے کی کوشش کی گئی اور جس جماعت نے یہ ریزولیوش لیکر آئی جناب سپیکر، میں آج آپ کی اور اس اسمبلی کی توجہ چاہتا ہوں کہ یہ وہی جماعت ہے جس نے کچھ سال پہلے بکسوں میں ہزارہ والوں کی لاشیں بند کر کر کے ہزارہ میں سینکڑوں کے حساب سے بھیجے تھے، آج وہ ہزارہ کے حقوق کی بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شازیہ طہماس، شازیہ طہماس۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: وہ پہلے اپنے سندھ کے، اپنے لوگوں کے حقوق تو ان کو دیں، اس کے بعد وہ ہمارے حقوق کی بات کریں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اپنی اسمبلی کے اندر اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر، اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر ان سے اپنے حقوق مانگیں گے، ان سے اپنی بات کریں گے، انکے سامنے اپنا مطالبہ پیش کریں گے، انکو یقین دلائیں گے، انکو قائل کریں گے اور ان سے بھی یہ توقع رکھیں گے کہ وہ ہماری بات مانیں گے، ہماری بات پر قائل ہونگے۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much.

جناب عنایت اللہ خان جدون: اور جس طرح ہم نے ہمیشہ انکا ساتھ دیا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نصیر محمد خان میداد خیل صاحب۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ایک اہم نکتے کی طرف میں آپ کی توجہ چاہونگا جی۔ (قطع کلامیاں) انہوں نے مجھے فلور دیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ کو بعد میں ٹائم دے دیتا ہوں کیونکہ یہ Related matter نہیں ہے۔ میاں صاحب، میاں افتخار حسین صاحب پلیز۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، ڈیرہ مہربانی۔ عجیب بات ہو گئی کہ ایک Understanding تھی کہ Consensus develop ہو تو بات کی جائے گی، نہ جانے قلندر لودھی صاحب کو کہاں سے الہام ہوا اور اس نے اخبار کا تراشہ صرف اس لئے اٹھایا کہ الطاف حسین کی آواز میں آواز ملائے اور صرف ہزارہ والوں کو یہ یقین دلائے کہ ہم ان کے پرسان حال پوچھنے والے ہیں۔ اچھا ہوا کہ انہوں نے اپنا جو نمائندگی کا حق ہے، وہ ادا کر دیا۔ نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ صرف اپنے مقصد کی خاطر، یہ آج کی بات نہیں ہے، جب ہم نے صوبے کے نام کیلئے تریسٹھ سال جدوجہد کی، ہم نے تو کبھی یہ طریقہ نہیں اپنایا، نہ کبھی Blackmailing کی، نہ کبھی صوبے میں نفرت پھیلائی۔ ہمیں غدار کہا گیا، ہم نے کچھ نہیں کیا، ہماری جائیدادیں ضبط ہوئیں، ہم نے کچھ نہیں کہا، دس دس سال جیلیں کاٹیں، ہم نے کچھ نہیں کہا، ہمارے خدائی خدمتگاروں کی اولادوں کو سکولوں سے نکالا گیا، ہم نے کچھ نہیں کہا۔ ابھی ایک واقعے کے حوالے سے جذباتی انداز بنا کے ہم نے اس پر سو بار معذرت کی، بات بھی کی ہے، حکومت کی طرف سے انکوائری کی بات بھی کی ہے، عدالتی انکوائری کی حد تک ہم گئے، اگر اب عدالت کی انکوائری میں کچھ نہ ہو تو ہم کہاں جا سکتے ہیں؟ اس کے باوجود بھی ہم وہاں پر گئے، Compensation ہم نے دی اور وہ لوگ آئے جن کے گھروں میں یہ ماتم پڑ چکا تھا، وہی لوگ آئے اور انہوں نے

Compensation وصول کی، لہذا وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ایک سازش کے تحت ہمارے حالات کو خراب کیا گیا ہے، ایک آئینی طریقہ کار موجود ہے، سیاسی نمبر بڑھانے کی ضرورت کیا ہے ؟اور اگر آج الطاف حسین نے یہ بات کی ہے تو کیا اس نے سچائی کے ساتھ کی ہے ؟ کبھی پاکستان آنا گوارا نہیں کرتے اور شرارت کی بات جب بھی پاکستان میں اٹھ کھڑی ہوتی ہے تو سب سے پہلے الطاف حسین کا نام آتا ہے، اس کو قرار نہیں آتا کہ یہاں پر کوئی امن ہو۔ اس نے ایک ہی بات چھیڑ دی کہ آج پاکستان میں بڑے بڑے مسائل جنم لے رہے ہیں تو ان سے نظر ہٹانے کیلئے اور ایسے مسئلے کو الجھانے کیلئے کہ ہم آپس میں الجھ پڑیں۔ اگر ان کو کچھ فکر ہے تو جناح پور کا تو انکا بڑا پرانا مطالبہ ہے، وہ اٹھا لیتے۔ ان کو پتہ ہے کہ میں غیر آئینی اقدام کر رہا ہوں لیکن آگ کہاں بھڑکے گی؟ خیبر پختونخوا میں بھڑکے گی۔ آگ کہاں بھڑکے گی؟ پنجاب میں بھڑکے گی اور جب ہم جھلس جائیں تو فائدہ جو ہے وہ الطاف حسین کو ہوگا اور وہاں پر جناح پور بنے گا، لہذا اپنے گھناؤنے مقاصد کو پورا کرنے کیلئے اس نے یہ طریقہ کار اپنایا ہے۔ آئین کے آرٹیکل 239 کلاز (4) میں بہت واضح لکھا ہوا ہے کہ جو بھی صوبے میں صوبے بنانے کی بات کرے گا یا نام تبدیل کرنے کی بات کرے گا تو وہ اسمبلی سے قرارداد پاس کرائے گا Two third majority سے، صوبائی اسمبلی سے اور جب وہ صوبائی اسمبلی سے پاس ہوگی تو پھر قومی اسمبلی میں پیش کی جائے گی۔ قومی اسمبلی سے Two third majority سے پاس کی جائے گی، اس کے بعد پھر بھی جو پریذیڈنٹ ہے، وہ دستخط نہیں کر سکتا، پھر بھی صوبائی اسمبلی کے پاس بھیجی جائے گی اور لیجسلیشن ہوگی، لیجسلیشن کے بعد پھر بھیجی جائے گی، تب پھر وہ پریذیڈنٹ دستخط کرے گی اور وہ مقصد پورا ہوگا۔ جب آئین میں ایک طریقہ کار موجود ہے تو کوئی آ کے وہ طریقہ کار تو اپنائے، بڑھ کے تو اپنائے، یہ تو کوئی بات ہی نہیں ہوئی۔ بالکل الطاف حسین نے غلط کام کیا ہے، ناجائز کیا ہے، غیر آئینی کام کیا ہے، جو لوگ غیر آئینی اقدام کرتے ہیں، اسی کو غیر آئینی کہیں گے اور ساتھ میں یہ بھی کہ الطاف حسین اتنا رحم ضرور کریں کہ ہزارہ والوں کو تو لاشیں نہ بجھوائیں۔ اگر اسے ہزارہ سے محبت ہے تو کراچی سے خیبر پختونخوا ہزارہ میں لاشیں کیوں آتی ہیں؟ (تالیاں) وہاں پر ہزارہ کے ساتھیوں کو جو ہے، وہاں پر حق کیوں نہیں ملتا؟ وہاں تو ہزارے وال کو خیبر پختونخوا کے باشندہ گان (سمجھ) کے قتل کیا جاتا ہے، انکی لاشیں بجھوائی جاتی ہیں۔ آج ان قاتلوں کے ساتھ، انکے الفاظ پر اپنی مونچھوں کو تاؤ دے کے اور بات کو آگے بڑھانا کہاں کی انسانیت ہے؟ اگر ایک ہزارہ وال کا قاتل اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور صرف ہمدردیاں حاصل کرنے کیلئے، اور اب تو ہزارہ تحریک بھی نہیں رہی، ہزارہ تحریک تو پارٹی

بن گئی، کوئی تو اپنی پارٹی چھوڑ کر اس میں داخل ہو۔ بابا حیدر زمان کو مانو گے تو قاف چھوڑ کے جاؤ گے، بابا حیدر زمان کو مانو گے تو مسلم لیگ نون چھوڑ کے جاؤ گے، بابا حیدر زمان کو مانو گے تو اے این پی چھوڑ کے جاؤ گے، بابا حیدر زمان کو مانو گے تو جمعیت علماء اسلام چھوڑ کے جاؤ گے کیونکہ تحریک نہیں رہی، وہ پارٹی ہے، اس نے اپنا نام درج کرایا ہے تو کوئی غیرت کر کے تو دکھائے؟ وہ بابا سے بات کرنے جا رہے ہیں، بابا اب ہزارہ کا نمائندہ نہیں رہا، وہ تحریک ہزارہ کا نمائندہ نہیں رہا، ہم نے ہزارہ (تالیاں) ہزارہ میں آج بھی بہت سیاسی پارٹیاں بھرپور طاقت میں موجود ہیں، بابا حیدر زمان کہاں سے آیا؟ ایک سیٹ کا مالک وہی لیڈر بن گیا اور پھر الطاف حسین سے اب جب باتیں کر کے شکریہ ادا کرنا، کس بات کا شکریہ ادا کرنا؟ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آئینی طریقہ کار کے مطابق ہم کبھی صوبہ بنانے کے خلاف نہیں ہیں، ہم اپنا جمہوری حق استعمال کریں گے اور کوئی اور اپنا جمہوری حق استعمال کرے گا۔ جمہوریت کی رو سے Two third majority پر نام آئے گا، علیحدگی ہو گی، ہمیں منظور ہے۔ رہی یہ بات کہ آپ نے ڈھائی اضلاع کی بات کی، انکی اپنی نظر ہماری اپنی نظر، جمہوریت میں تو یہی ہوتا ہے۔ ہم نے ہزارہ میں اباسین ڈویژن کا اعلان کر دیا ہے، وزیر اعلیٰ چیف ایگزیکٹیو ہے، یہ اس کے اختیار میں ہے۔ ہم نے اباسین ڈویژن بنایا ہے، کسی کو اختلاف ہو، کوئی اس کے حق میں ہو یہ تو ہوتا رہتا ہے اور اس میں ہم نے وہ تین اضلاع شامل کر دیئے ہیں۔ صرف اتنی سی بات ہے کہ Census جاری ہے اور Census کو روک دیا گیا ہے، ٹیکنیکل بنیاد پر اس کا باضابطہ کام شروع نہیں ہو سکتا، جونہی Census ختم ہو گی، اسی کے ساتھ اعلان کی ضرورت نہیں ہے، از خود اباسین ڈویژن وجود میں آ جائے گا۔ لہذا جب اباسین خود وجود میں آ جائے گا تو کیا تین اضلاع نہیں رہے؟ ہاں اگر سارا پختونخوا کہے کہ ہم ہزارہ میں شامل ہوتے ہیں، ہمیں کیا تکلیف ہے؟ اگر اباسین کے تحت ہم اس میں شامل ہوتے ہیں، ہمیں کیا تکلیف ہے؟ اگر سوات کہتا ہے تو ہمیں کیا تکلیف ہے؟ لیکن زبردستی اپنی مرضی ٹھونسنا یہ جمہوریت نہیں ہے اور پھر تین اضلاع میں بھی جناب سپیکر صاحب! وہاں پر اتنے ہزارہ کی تحریک کے حوالے ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اس کے خلاف ہیں، یہ بھی جمہوریت کا حق ہے۔ یہ تو نہیں ہے کہ تمام کے تمام، لہذا ڈھائی اضلاع پر اگر کوئی صوبہ بنانا چاہتا ہے، شوق سے بنائے اور تمام پاکستان کو صوبہ صوبہ بنا کے دیں یہ تو آسان سی بات ہو گئی۔ میں اسی پر ختم کرتا ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ ہم بھائی چارے کی فضاء کو خراب کرنا نہیں چاہتے، اس صوبے کی اپنی روایات ہیں، ہم نے بڑے صبر اور تحمل سے اس پر بات کی کہ جب قرارداد کیلئے فضاء نہیں بنتی تو اس کو نہ لایا جائے کہ بعد میں

آپ کو پچھتانا پڑے۔ ہم نے بھائی چارے کی فضاء کو قائم رکھنے کی بات کی، لودھی صاحب نے اس بھائی چارے کی لاج نہیں رکھی، مجھے اس پر افسوس ہے لیکن ہم پھر بھی اس کی لاج رکھیں گے، ہزارہ ہمارا پر امن ڈویژن ہے، ہمارا اپنا خون ان پر نچاور ہے، ہم ایک ہیں، ایک ہو کے رہیں گے۔ دشمن روتا رہے گا، ہم ایک ہونگے، ہمیں کوئی جدا نہیں کر سکتا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Thanh you very much _ بشیر بلور صاحب، مختصر پلیز

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}</u>: سپیکر صاحب! میں شکر گزار ہوں۔ میاں صاحب نے بڑی تفصیل سے بات کی اور مجھے افسوس آتا ہے لودھی صاحب پر، انہوں نے خود کہا کہ جی ہم پختونوں کا جرگہ سمجھ کے یہاں بات کرتے ہیں اور پختونوں کے جرگے میں کبھی بھی ایسی باتیں نہیں ہوتیں جو کہ Coordination میں نہ کی جائیں، Cooperation میں نہ کی جائیں، پوچھ کے ایک دوسرے سے نہ کی جائیں۔ ہمیشہ ہم نے جب بھی کوئی قرارداد لائی، ہم پہلے ان سے پوچھتے ہیں، ان سے مل کے پھر ہم نے قرارداد منظور کرائی ہے۔ افسوس ہے کہ آج یہ ایسی بات کرکے، میرے پاس میاں صاحب کے کہنے سے پہلے آئے، انہوں نے کہا کہ میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا، نہ کریں بات، حالات ایسے نہیں ہیں ہم کیوں اختلافات پیدا کریں مگر پتہ نہیں ان کو کیسے آج علم ہوگیا، انہوں نے کھڑے ہو کر ایسی بات کی؟ میرے بھائیوں نے بات کی، میرے ایک بھائی نے بات کی کہ جب بھائی ہوتے ہیں، وہ ٹکراتے ہیں اور وہ بھی علیحدہ ہوتے ہیں، بچے ہوتے ہیں، سپیکر صاحب! یہ خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ بات کہیں کہ جس وقت پختونخوا کا نام رکھا گیا، اس دن بابا حیدر زمان نے کھڑے ہو کر کہا کہ انہوں نے پختونخوا کا نام رکھا ہے اسی لئے ہم علیحدہ صوبے کی ڈیمانڈ کرتے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں تھی کہ ان کو یہ تکلیف تھی کہ وہاں کام نہیں ہو رہے تھے انکے، انکا ہیڈ کوارٹر نہیں تھا، یہ بھائیوں والی ایسی بات نہیں تھی کہ تقسیم، صرف یہ لسانی بنیاد پر ان کی کوشش یہ ہے کہ پختون، اس کے الفاظ یہ تھے کہ اب جب خیبر پختونخوا نام رکھا گیا ہے تو ہم ہزارہ علیحدہ صوبہ بنانا چاہتے ہیں تو یہ تو ایک لسانیت کی بات ہے اور اس طریقے سے جو مسائل ہیں، اس کی طرف توجہ نہیں دیتے، بے روزگاری ہے، مہنگائی ہے، گیس نہیں ہے، بجلی نہیں ہے، اس پر بات کریں، اس پر ہم بھی بات کریں گے، مل کر ہم مرکز سے مطالبہ کریں، وہ نہیں کرتے اور یہ اختلافاتی مسائل کو لا کر اور پھر وہ الطاف حسین جو وہاں بیٹھ کر Mileage کرتا ہے، Political mileage، یہ Political mileage کے دن ہیں سپیکر صاحب، آج ہمارے حالات کیا ہیں، آج ہم شمسی ایئرپورٹ خالی کرا رہے

ہیں، آج ہم نے نیٹو کی جو امداد ہے، وہ ہم نے روکی ہوئی ہے، آج جو بون کانفرنس میں ہمارے یہ امریکہ کے ساتھ اختلافات ہوئے ہیں، ہماری خارجہ پالیسی Revisit ہو رہی ہے، اس پر بیٹھ کر، ہم ریکویسٹ کرتے ہیں تمام سیاسی پارٹیوں سے، تو خدا کیلئے اس وقت ملک کے حالات ایسے ہیں کہ تمام لوگ جو اسمبلیوں میں ہیں اور جو اسمبلیوں سے باہر ہیں، یہ سارے مل بیٹھ کر ایک ایسی بات کریں جو پاکستان کے مستقبل کیلئے اور ہمارے مستقبل کیلئے، حالات ملک کے ایسے جارہے ہیں اور ایک آدمی جو باہر بیٹھا ہوا ہے، اس کی تو کوشش یہ ہے کہ پاکستان میں اختلافات رہیں اور اسکی حیثیت بنتی رہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس کا کوئی بندہ یونین کونسل کا الیکشن بھی ہزارہ میں نہیں جیت سکتا اور وہاں بیٹھ کر وہ ہزارے کی بات کرتا ہے اور ایسے طریقے سے اور پھر وہ ایسا آدمی جو پختونوں کا قاتل ہے، جو ہزارے والوں کا قاتل ہے، وہ ہمیں آکر اب Dictate کرے گا اور ہم اس کے کہنے پر اس اہم بات پر بات کریں گے؟ کتنی لاشیں ہمارے پختونوں کی آئی ہیں کراچی سے؟ وہ تو رہنے کیلئے چھوڑتے ہی نہیں ہیں ہمارے لوگوں کو، ہمارے صوبے کے لوگوں کو کہ وہاں زندگی گزار سکیں۔ ہمارے غریب لوگ وہاں غربت کی وجہ سے گئے ہیں، اپنے بچوں کیلئے رزق کمانے کیلئے گئے ہیں اور وہاں ان کو قتل کر کے، شہید کر کے بھیجتے ہیں اور اس کی بات پر آج یہاں اسمبلی میں بیٹھ کر ہم ڈسکس کریں؟ بڑا افسوس ہے۔ میں تو کہتا ہوں اس کا نام لینا بھی ہمیں گوارا نہیں ہے کہ ہم اسمبلی میں ان کا نام بھی لیں جو ہمارے پختونوں کا قاتل ہے۔ ہزارہ وال کہہ کر، مردان وال کہیں کہ ہم مردان وال ہیں، کل نوشہرہ وال کہیں گے کہ ہم نوشہرہ وال ہیں، ہمارے بھائی ہیں، ہمارے جسم کا حصہ ہیں، ہم ایک قوم ہیں، ہم ایک لوگ ہیں، یہ تو کچھ لوگ اگر ایک زبان بولتے ہیں، اب ہندکو والے بول دیں ہم علیحدہ صوبہ بناتے ہیں، تو سپیکر صاحب، یہ قدرت ہے خدا کی طرف سے کہ ہمارے پاکستان میں ہمارے چار صوبے ہیں اور انشاء اللہ یہ ہمارا صوبہ جو ہے، میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ جو آپکا 'ایکسپریس وے' اربوں روپے کا پراجیکٹ ہے جو اب وہاں پر شروع ہوگا، ہزارہ میں شروع ہوگا، کونسی ایسی بات ہے جو ہزارہ میں نہیں ہے اور پشاور میں ہے؟ سب کچھ ہے، یونیورسٹی وہاں ہے، میڈیکل کالج وہاں ہے، ہاسپٹل وہاں ہے، کونسی ایسی چیز ہے جو ایبٹ آباد میں ہے پشاور میں نہیں ہے یا پشاور میں ہے ایبٹ آباد میں نہیں ہے؟ کوئی ایسی بات نہ کریں۔ اس نے تو ایک ایسی بات کی تھی کہ اختلافات، بابا حیدر زمان نے اب پارٹی بنائی ہے، اب دیکھتے ہیں کہ وہ کتنے ووٹ لیتا ہے؟ دیکھیں نا اگر وہ سارے لوگ ایبٹ آباد میں اس کو ووٹ، ہزارہ میں سارے ووٹ اگر وہ لے لیں پھر اس کا حق بنتا ہے کہ وہ کہے کہ سب میرے ساتھ ہیں اور مجھے علیحدہ صوبہ

دیں، تو یہ بات ایسی ہے اور پھر اس کیلئے بھی قانون ہے۔ اب 18th Amendment میں سب کچھ ڈیٹیل سے آیا ہوا ہے کہ صوبہ کیسے بنے گا؟ اس کی تفصیل میاں صاحب نے آپ کو بتادی ہے، میں Repeat نہیں کرنا چاہتا مگر میں کہتا ہوں کہ خدا کیلئے ہمارے اچھے ماحول کو اس طرح سے نہ بنائیں جس سے ہمارے اختلافات بنیں اور اس تحریک کو، مہربانی کر کے جب وقت آئے پھر اس وقت بات کریں، ہم بھی جواب دینگے، آپ بھی بات کرینگے، ہم بھی کرینگے۔ تو اس وقت ان حالات میں ہمیں اکٹھے ہو کر ملک کو بچانا ہے، اپنی سیاست کو بچانا ہے، اپنے ملک کو بچانے کیلئے اپنے حالات کو ٹھیک کرنا ہے۔ ہمارا گیس پرابلم ہے، ہمیں اس پرابلم پر بات کرنی چاہئیے اور فضول اپنے ایسے مسائل جن کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے، ان پر بات کرنے پر میرے خیال میں اپنا وقت ضائع کرنا ہوتا ہے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Thank you very much. Akram Durrani Sahib.

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: محترم سپیکر صاحب! ستا سو ډیره مننه۔ چونکہ اس پر تو ہمارے مفتی صاحب نے بات کی ہے اور ضروری مسئلہ تھا، وہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا تھا اور وہ یہ ہے کہ خیبر پختونخوا کے تمام کالجز میں جونیئر کلرک اور لیبارٹری اٹنڈنٹ کیلئے اشتہارات اخبارات میں آئے تھے اور بہت زیادہ لوگوں نے وہاں پر اس کیلئے اپنی کوالیفیکیشنز بھی پیش کیں لیکن بد قسمتی سے پھر گورنمنٹ نے اس پر کچھ فیصلہ نہیں کیا، ابھی تک رکا ہوا ہے تو ابھی دو چار دن میں جتنے بھی ہمارے بنوں میں کالجز ہیں جی، یہ میں نے پہلی بار اپنی لائف میں دیکھا کہ کالج کے جو فنڈز ہوتے ہیں، وہ ہوتے ہیں ٹیچنگ سٹاف کیلئے، جب بھی ضرورت ہوتی ہے، پرنسپل کیلئے کسی سبجیکٹ کا کوئی ٹیچر، وہاں پر لیکچرر نہیں ہوتا ہے تو وہ ضرورت کے تحت وہاں پر کالج میں لیکچرر اسی سبجیکٹ کا، کالج کے فنڈ سے پھر وہ اپوائنٹ کر لیتے ہیں عارضی مدت کیلئے، بد قسمتی سے اس بار جونیئر کلرک، لیبارٹری اسسٹنٹ، اٹینڈنٹ یہ سارے کالجوں میں کالج فنڈ سے بنے ہوئے ہیں تو ویسے بھی ہماری ایجوکیشن کا بہت برا حال ہے، اگر کالج کے فنڈ سے وہاں پر ہم کلرکوں کو بھرتی کرنا شروع کر دیں، لیب اٹنڈنٹ کو بھرتی کرنا شروع کریں اور اس کالج میں لیکچررز کی کمی ہو، وہاں پر پڑھائی کیلئے ہم نے، یہی میں نے اس لئے اس فلور پر کہ ایک تو یہ ہے کہ جونیئر کلرک اور لیبارٹری اٹینڈنٹ جو ہیں، وہ بغیر ایڈورٹائزمنٹ کے بھرتی نہیں ہو سکتے جو کہ رولز کی خلاف ورزی ہے اور دوسرا یہ ہے کہ اس کیلئے طریقہ یہ بنایا ہے کہ ابھی اس کو اپوائنٹ کرینگے اور طریقے سے پھر اس کو Permanent بھی کرینگے، تو میرے خیال میں اس طرح اگر ایجوکیشن کے ڈیپارٹمنٹ میں Violation ہو اور رولز کو بھی نہ دیکھیں اور کالج کے فنڈ کو بھی ہم سیاسی، اپنے لوگوں کیلئے میرے خیال

میں استعمال کریں تو بہت زیادتی ہو گی۔ تو اسی حوالے سے میرے خیال میں یہ ضروری مسئلہ تھا کیونکہ ابھی بھی آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے حلقے میں، ہمارے حلقوں میں لیکچررز نہیں ہیں، سائنس ٹیچرز نہیں ہیں تو اگر وہاں پر فنڈز ہیں تو اس پر وہاں ٹیچرز کو اپوائنٹ کرنا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قاضی صاحب، قاضی اسد صاحب۔ قاضی صاحب! اگر اس کا کوئی جواب دینا چاہتے ہو تو۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں پر ہمیں لیکچررز کی Shortage کی انفارمیشن آتی ہے، کوئی ہمارا معزز رکن اس ایشو کو Raise کرتا ہے یا وہاں کے لوگوں کی طرف سے، تو ہم ان کو Temporary basis پر رکھ سکتے ہیں۔ جہاں تک بی پی ایس 7- میں لیب اسسٹنٹ اور جونیئر کلرک کے رکھنے کی بات ہے، کالج فنڈ کی بنیاد پر تو سر، وہ Temporary arrangement ہے، جب یہ 'ایڈورٹائز' ہو جائیگا تو میرٹ پر جو بھی لوگ آئینگے، ان کو اس Experience کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہوگا، اگر ان سے زیادہ 'کوالیفائیڈ' لوگ آئینگے تو وہ بھرتی ہو جائینگے، ان لوگوں کو گھر جانا ہوگا۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، یہ اخبار میں جونیئر کلرک کیلئے، لیبارٹری اٹنڈنٹ کیلئے اشتہار آیا ہے، لوگوں نے میرٹ پر درخواستیں دی ہیں۔ ابھی اگر منسٹری کے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے کہ لوگوں سے درخواستیں بھی لے اور اس پر ان کو اپوائنٹ کرے تو میرے خیال میں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قاضی صاحب، یہ جو ابھی آپ نے فرمایا نا، میرے خیال میں There is no such proviso in the law، لاء میں منسٹیریل سٹاف کیلئے کوئی Provision نہیں ہے کہ آپ اس کو Temporary رکھ سکتے ہیں یا آپ اس کی اس فنڈ سے، ایڈہاک اپوائنٹمنٹ کر سکتے ہیں لیکن فنڈ سے جو ہے نا، یہ کوئی نہیں ہے Provision، ہاں البتہ جس طرح اکرم خان درانی صاحب نے فرمایا کہ آپ لیکچررز لے سکتے ہیں، آپ ٹیچرز رکھ سکتے ہیں، آپ پروفیسرز رکھ سکتے ہیں، وہ فنڈ سے اس کو آپ دے سکتے ہیں لیکن اس میں میرے خیال میں لاء میں اور رولز میں کوئی Provision نہیں ہے کہ آپ ایک کلرک کو، آپ ایک لیب اسسٹنٹ کو یا آپ لیب اٹینڈنٹ کو اپوائنٹ کسی اور فنڈ سے کریں۔ If there is vacancy، اگر کوئی ویکنسی ہے تو اس کیلئے آپکے ساتھ بجٹ ہوگا اور اس کو ' ایڈورٹائز' کر کے اس پر اپوائنٹ کر لیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر! یہ اسی طرح ہم کرتے ہیں جی جس طرح لیکچررز کیلئے کر رہے ہیں، ڈائریکٹریٹ سے ہم آرڈر کرتے ہیں اور یہ Temporary basiss کیلئے ہوتا ہے، کبھی دو مہینے کیلئے، کبھی تین مہینے کیلئے، یہ Permanent نہیں ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ اس طرح کر لیں، اس پر میں یہ آرڈر پاس کر رہا ہوں کہ جتنی آپ کے پاس Vacant posts ہیں، آپ جونیئر کلرک، لیب اسسٹنٹ جو منسٹیریل سٹاف میں آتے ہیں اور وہ یعنی Initial recruitment سے ان کی ریکروٹمنٹ جو ہوتی ہے، ان کی ایڈورٹائزمنٹ کر کے According to law fill up کر لیں، As early as possible ۔

(تالیاں)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ٹھیک ہے سر۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نصیر محمد خان میداد خیل۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر، آپ کی توجہ کوئسچنز آور کی طرف مبذول کرانا تھا۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج پوری اسمبلی کے سیشن میں ایک سوال آیا ہے اور اس کا جواب بھی ادھورا آیا ہے۔ جناب سپیکر، ہم سوال تو بھیج دیتے ہیں، جوابات آتے نہیں ہیں۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ دو اطراف ہیں، یا تو ہمارے اسمبلی کے ممبران کی عدم دلچسپی ہے یا پھر حکومت کی طرف سے جوابات میں تاخیر کیلئے عدم اعتماد، بداعتمادی ہے۔ سمجھ نہیں آتی کہ ہم کوئسچنز تو بھیج دیتے ہیں، جوابات نہیں آتے میرا آج جو پوائنٹ آف آرڈر ہے، اس میں آپ کی توجہ اور آپ کی میں رولنگ چاہوں گا کہ جب ایک دفعہ سوال بھیج دیتے ہیں تو اسمبلی کا اجلاس جلد ختم ہو جاتا ہے تو ہمارا جو کوئسچن ہوتا ہے، وہ بھی ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ نصیر محمد صاحب کا، آپ۔۔۔۔۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: تو یا تو اس کو Retain رکھیں جی، میرا جو سوال ہے، میں ذرا پورا کوئسچن پڑھ لوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نصیر محمد خان صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: اگر آپ کہتے ہیں کہ بیٹھ جائیں، پھر میں بیٹھ جاتا ہوں، ویسے بھی افسوس اس بات پر ہوا کہ آپ نے بہت جلدی فلور دینے کے بعد۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے؟ میں نے یہ کہا کہ نصیر محمد خان میداد خیل کا مائیک آن کریں، میں نے یہ کہہ دیا۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: تو 'آن' تو ہے جی، پھر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا مجھے نظر نہیں آ رہا ہے۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: 'آن' ہے سر۔ میرا سر کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر ایک دفعہ کوئی ممبر صاحب اپنا سوال بھیج دے تو اس کو Retain رکھا جائے، اس کو ختم نہ کیا جائے نمبر ایک۔ یا اگر اس کو ختم کیا جاتا ہے تو پھر اجلاس کے دوران جواب دینا پورے ڈیپارٹمنٹ کیلئے ضروری کر دیں کہ آپ نے جواب ہر حال میں دینا ہے۔ ایک ایک سال ہو گیا، ہمارے سوالات پڑے ہیں، ہر اجلاس کے خاتمے پر ہم پھر سوال دیتے ہیں، پھر وہ 'انٹری' کر لیتے ہیں اور جواب نہیں آتا، ایک تو یہ میرے کہنے کا مقصد ہے سر، دوسرا چونکہ ابھی یہ جو ڈسکشن ہوئی ہے، اس میں بھی دو چار لفظ میں کہنا چاہونگا۔

Mr. Deputy Speaker: The House is not in order, please, Inayatullah Sahib, please. فرمائیں۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: میں سر، اس سلسلے میں بھی کچھ کہنا چاہونگا جو ابھی ہماری ایک سیاسی جماعت نے شوشہ چھوڑا ہے نئے صوبوں کا، افسوس اس بات کا ہوتا ہے جناب، اس ملک کا ذمہ دار وزیر اعظم وہ بیان دے رہا ہے، وہ ایسے صوبوں کے متعلق بیان دے رہا ہے جبکہ ہماری نیشنل اسمبلی کا سپیکر وہ بیان دے رہا ہے تو کم از کم وہ بھی قابل مذمت اسی طرح ہے جس طرح ہماری سیاسی جماعت کے ایک ذمہ دار رکن نے یا ممبر نے اپنا بیان دیا ہے، اسمبلی میں ریزولیوشن جمع کرائی ہے تو کم از کم ہماری اس اسمبلی کی طرف سے یہ آواز جانی چاہیئے کہ نئے صوبوں پہ پابندی اور یہ شوشہ جو انہوں نے چھوڑا ہے، یہ آج سے تقریباً 21 سال پہلے جناح پور کا شوشہ چھوڑا گیا تھا جب ہم اسمبلی میں ایم این اے تھے، اس وقت نقشہ بھی آیا تھا جناح پور کا، اور اسی جناح پور کیلئے راہ ہموار کرنے کیلئے یہ نئے صوبوں کا شوشہ چھوڑا جا رہا ہے جس کی ہم مکمل طور پر حکومت کی تائید کرتے ہوئے مذمت کرتے ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. Now item No 7, Call Attention Notices: Mr. Sardar Aurangzeb Nalotha, the honourable

MPA, to please move his call attention notice No. 677 in the House. Mr. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, please.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر!

میجر (ریٹائرڈ) لطیف اللہ خان علیزئی: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ صبر۔

میجر (ریٹائرڈ) لطیف اللہ خان علیزئی: سر یہ بہت Important بات ہے سر، یہ ہماری Jurisdiction کا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، اس کے بعد کرلینگے، اب ایجنڈے پر آجاتے ہیں۔
Please Nalotha Sahib, go ahead please.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں۔۔۔۔۔

میجر (ریٹائرڈ) لطیف اللہ خان علیزئی: سر، یہ میرا حق ہے کہ اپنے، جو ہماری نمائندگی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، اس کے بعد آپ اپنا حق ادا کرلیں۔ اس کے بعد آپ اپنا حق ادا کریں، اس کے بعد پلیز۔

میجر (ریٹائرڈ) لطیف اللہ خان علیزئی: سر، یہ سرائیکی صوبے کے بارے میں جو ہمارے پی ایم صاحب اور آنریبل ڈپٹی سپیکر صاحب نے بولا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈیرہ اسماعیل خان۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب! پلیز، میں نے آپ کو فلور دیا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آر ایچ سی حویلیاں کو اپ گریڈ کرکے D grade کا درجہ دیا گیا تھا۔ اس کی بلڈنگ مکمل ہونے کو غالباً دو سال ہو چکے ہیں، ابھی تک اس کی ایس این ای منظور نہیں ہوئی اور عملہ بھی منظور نہیں ہوا جناب عالیٰ۔

میجر (ریٹائرڈ) لطیف اللہ خان علیزئی: جناب سپیکر!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، آپ نے فلور مجھے دیا ہے اور یا تو۔۔۔۔۔

میجر (ریٹائرڈ) لطیف اللہ خان علیزئی: سر، یہ بہت بڑی زیادتی ہے سرائیکی بولنے والوں کے ساتھ، مہربانی کرکے مجھے بولنے کا ٹائم دیا جائے تاکہ ہم اپنے لوگوں کی نمائندگی کا حق ادا کرسکیں۔ جناب سپیکر، مجھے

ایک دو منٹ دیئے جائیں تاکہ ہم اپنے لوگوں کی نمائندگی کر سکیں۔ میں نلوٹھا صاحب سے بھی یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ سر، مجھے دو منٹ دے دیئے جائیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میرے کال اٹینشن کو آپ بلڈوز کر رہے ہیں تو ابھی جب میں کال اٹینشن مکمل کرلوں تو پھر اس کے بعد آپ اٹھیں۔ جناب عالی، یہ 40 بیڈز کا، تقریباً 40 بیڈز کا ہسپتال ہے، لوگوں کو صحت کی سہولت کیلئے ایبٹ آباد آنا جانا پڑتا ہے اور مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جناب عالی، حکومت کی سست روی کی وجہ سے (قہقہے) عوام سخت پریشانی میں ہیں، لہذا جلد از جلد آر ایچ سی حویلیاں کی ایس این ای Approve کر کے عملہ تعینات کرنے کے احکامات صادر فرمائے جائیں۔

جناب سپیکر صاحب، یہ ہسپتال غالباً 2005 میں اس کی منظوری ہوئی اور، 2010 میں تقریباً یہ ہسپتال مکمل ہو چکا ہے۔ ابھی تک ڈیڑھ سال ہونے کو ہے، اس کی پی سی فور Handing / taking ہو چکی ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس وقت تک اس کی ایس این ای Approve نہیں ہوئی ہے اور عملہ وہاں پر نہیں بھیجا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ منسٹر صاحب نہیں ہیں، منسٹر صاحب نہیں ہیں، کوئی اور جواب دے گا؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: منسٹر صاحب نہیں ہے تو پھر کون اس کا جواب دے گا؟

جناب محمد جاوید عباسی: یہ منسٹر صاحب تو کبھی کبھی آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، Please, take your seat please۔ دیکھیں ایسی بات نہیں ہے، Without permission of the Chair یہ نہیں کہ آپ کھڑے ہو کر یہ بات کرتے ہیں، کبھی رولز کی پابندی بھی کر لیں آپ۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! کیا آپ ہمیں سٹوڈنٹس سمجھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی؟

جناب محمد جاوید عباسی: آپ ہمیں سٹوڈنٹس سمجھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Permission لینگے، آپ Permission نہیں لینگے، یہ رولز کیا کہتے ہیں؟ یہ رولز آپ نے پڑھے ہیں، رولز پڑھیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جی، آپ نے پڑھے ہونگے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ نے رولز پڑھے ہیں، رولز پڑھ کے آیا کریں یہاں پر، رولز مطلب ہے کہ نہیں جانتے۔

جناب محمد جاوید عباسی: لوگ اسمبلیوں میں باتیں بھی کرتے ہیں، لوگ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب! دا جواب بہ ثوک ور کوئ ؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، یہ 16 یونین کونسلز کا واحد ہسپتال ہے حویلیاں سے ایبٹ آباد تک آج کل ویسے بھی ٹریفک کا رش ہے، اس روڈ پر جاتے ہوئے دو تین گھنٹے لگتے ہیں تو اگر اس ہسپتال میں ایس این ای Approve کر کے عملہ بھیجا جائے تو لوگوں کو ایبٹ آباد جانے میں مشکلات ہیں، جو انکو آنے جانے میں ٹائم لگتا ہے، اس کی بچت ہو گی اور یہاں پر ان کو علاج کی سہولت میسر ہو گی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہسپتال کی بلڈنگ تیار ہے اور ڈیڑھ سال ہو چکا ہے، ابھی تک اس کا عملہ وہاں پر نہیں بھیجا گیا تو یہ میرے حلقے کے لوگوں کے ساتھ سخت زیادتی ہے۔ میں چاہونگا کہ بشیر بلور صاحب اگر، منسٹر صاحب تو عموماً ہوتے ہی نہیں ہیں، وزیر صحت صاحب، جلد از جلد اس کے احکامات صادر فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب، پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں تو پھر بھی یہ Collective responsibility ہے کیبنٹ کی، آپ نے جسطرح فرمایا ہے، جب اسمبلی ختم ہو یا بریک ہو تو میں اور آپ (رکن اسمبلی سے) سیکرٹری ایجوکیشن سے بات کرینگے اور آپ کا جو پرابلم ہے-----

اراکین: سیکرٹری ہیلتھ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سیکرٹری ہیلتھ سے بات کرینگے اور جو آپ کا پرابلم ہے، انشاءاللہ ضرور حل کرینگے۔

قاعدہ 223 کے مطابق ایوان کی کارروائی کا چلایا جانا

Mr. Deputy Speaker: I would like to draw the attention of the honourable Member to rule 223_ Rules to be observed by Members present,

دیکھیں جب آپ اس چیئر کا خیال نہیں رکھیں گے، جب آپ اس ہاؤس کا خیال نہ رکھیں، یہ ہماری گیلریوں میں جو تشریف فرما ہیں، یہ لوگ کیا کہیں گے ؟ یہ مجھے پتہ ہے، میں بھی آپ کی طرح ایک ممبر ہوں، مجھے یہ پتہ ہے کہ یہ کوئی سکول نہیں ہے اور نہ میں کوئی ٹیچر ہوں اور نہ میں مانیٹر ہوں اور نہ آپ سٹوڈنٹس

ہیں، یہ مجھے بھی پتہ ہے کہ آپ مجھے یہ سمجھا رہے ہیں لیکن آخر جب ہم یہاں آئے ہوئے ہیں تو لوگوں نے منتخب کر کے آئے ہیں، آپ کے مقابلے میں کتنے لوگ کھڑے ہونگے اور آپ کو ووٹ میجارٹی نے اسلئے دیا ہے کہ آپ میں یہ قابلیت ہوگی، اب آپ اگر اس بات سے غصے میں آتے ہیں، جب میں آپ کو کہتا ہوں Take your seat, please، آپ مطلب ہے چیئر سے پوچھ لیں، اگر اسطرح آپ بن جائیں، سارے ایک ایک آواز نکالیں تو یہ تو اسمبلی نہیں چلے گی۔ یہ لوگ، ہمارے میڈیا والے دوست بیٹھے ہیں، ہمارے صحافی حضرات بیٹھے ہیں، یہاں ہمارے آفیسرز بیٹھے ہیں تو یہ رولز ذرا پڑھا کریں، پھر آپ Mind نہ کیا کریں کیونکہ رولز کا آپ کو پتہ نہیں ہوتا ہے اور پھر آپ آتے ہیں، مطلب ہے جتنا ٹائم سپیکر صاحب یا میں آپ لوگوں کو دیتا ہوں ان رولز کو ہم Violate کرتے ہیں، اتنا ٹائم نہیں دینا چاہیئے۔ پوائنٹ آف آرڈر جو ہے، ان رولز میں جو کچھ ہے، جتنے پوائنٹس آف آرڈر یہاں Raise ہوتے ہیں، That is not point of order according to these rules، دیکھیئے ہم آپ کے ساتھ گزارہ کرتے ہیں کیونکہ ہم سب عوامی نمائندے ہیں، جب آپ یہاں Expression نہیں کریں گے تو کہاں کریں گے؟ یہ آپ کیلئے ایک جگہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو Express کر لیں تاکہ آپ کے حلقوں میں پتہ چل جائے کہ ہمارا نمائندہ وہاں پر کچھ باتیں کر رہا ہے لیکن اب اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں اورنگزیب نلوٹھا صاحب کو فلور دیتا ہوں، میں اکرم خان درانی کو فلور دیتا ہوں اور وہاں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر بس وہ بولنے لگتا ہے اور شروع کر دیتا ہے بچوں کی طرح، تو یہ کیا ہے؟ اگر اس طرح ہو تو پھر میں Strictly رولز کی طرف آجاؤنگا تو پھر آپ ساروں کیلئے مشکل ہوگا۔ Now I come to read rule 223.

"**223. Rules to be observed by Members present.**- A Member while present in the Assembly-

(a) shall not cross between the Chair and a Member who is speaking;

(b) shall not read, shall this is mandatory provision, shall not read any book, newspaper or letter, except in connection with the business of the Assembly; The third one:

(c) shall not interrupt any Member while he is speaking, except as provided in these rules and with the permission of the Speaker".

اب یہ رولز ہیں، ہم سب پر Binding ہیں۔ ہم نے ان رولز کے تحت، اس Constitution کے تحت حلف اٹھایا ہے تو This shall be mandatory تو لہذا آپ، مطلب ہے، بشیر بلور صاحب، پلیز۔

<u>سینیئر وزیر(بلدیات)</u>: سپیکر صاحب، میں آپ کا شکر گزار ہوں اور جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے، آپ نے جو رولز پڑھے ہیں، یہ بالکل آپ ٹھیک کہتے ہیں، آپ کے سارے رولز ہم نے خود بنائے ہیں اور ہم اس میں خود امنڈمنٹ بھی کر سکتے ہیں، میں آپ کا شکر گزار ہوں اور میں آپ سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جو Strictness ہے، اب دیکھیں ہم جو بات کرتے ہیں، پوائنٹ آف آرڈر کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی Illegality ہے یا رولز کے خلاف کوئی بات ہے مگر اس کے باوجود آپ مہربانی کرتے ہیں، ہمیں چھوڑ دیتے ہیں، ہم بات کر لیتے ہیں تو اس طرح یہ Rules strictness، ہماری صرف ریکویسٹ یہ ہے کہ جیسے آپ ہمیشہ چلاتے رہے، اسی طرح چلائیں، اگر کوئی تھوڑی بہت بات ہو تو خیر ہے اس کو ذرا Accommodate کریں۔ ہمارے بیرسٹر صاحب جو ہیں، وہ ذرا بولنے کے زیادہ شوقین ہیں تو مہربانی کریں ان کو ذرا، یہ خاص مہربانی ان کیلئے کریں (تالیاں) تو میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ تھینک یو۔

مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

(خیبر پختونخوا لیبر قوانین کا محنت کشوں پر نفاذ، مجریہ 2011ء)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> I am coming to Item No. 8 and 9. Ms. Faiza Bibi Rashid, MPA, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Labour Laws Application on Workmen Bill, 2011, under rule 77, of the Rules and Procedure, 1988. Ms. Faiza Bibi Rashid, please.

<u>Dr. Faiza Bibi Rashid:</u> Thank you, Speaker Sahib. I beg to move that leave may be granted, under rule 77, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Labour Laws Application on Workmen Bill, 2011 in the House.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Member to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Labour Laws Application on Workmen Bill, 2011? Those who are in favour of it may say-----

<u>Haji Sher Azam Khan Wazir (Minister Labour)</u>: Mr. Speaker!

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Sher Azam Sahib, please.

<u>Minister Labour:</u> On account of several reasons, the Bill which is going to be introduced, it doesn't carry any weight on account of several reasons. Because if it is introduced and the labourers which they suggest are brought under the net of labourer definition, that would amount, that would amount billion of rupees liabilities upon the Provincial Government. Actually this Bill is not practicable to be brought on ground that neither it could be implemented. First, the labour laws are still, till today federal laws, federal laws can not be tabled, Sir! this is well in your knowledge, in the Provincial Assembly, No. 1. No. 2, this would mean that each and every worker, who works either in the shop or at home, are entitled to the benefits of a worker, workers are provided with several facilities, such facilities can not be extended, hence this Bill can not be introduced nor it can be implemented, this is a federal subject. So, we accordingly oppose it very seriously in the best interest of the federal government and as well as the provincial.

<u>ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید:</u> سر! میں کچھ کہنا چاہونگی، First of all Sir میرے خیال میں کہ ہمیں اس ملک کے جو محنت کش ہیں، وہ اپنے ووٹوں سے Elect کرکے ان ایوانوں تک پہنچاتے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ انہی لاز کو Favour کیاہے جو صرف Upper class یا Elite class کو Favour کرتے ہیں، اس پہ ہم بڑی خوشی سے ہمیشہ ڈیسک بجاتے ہیں۔ میں تمام، جتنے بھی لوگوں نے اس بل پہ محنت کی ہے، نو مہینے خرچ کئے ہیں سر، بہت محنت سے یہ بل تیار ہوا ہے اور سر، میں اس سسٹم کی بالکل مخالفت کرونگی، یہ کیسا سسٹم ہے کہ جہاں پہ جو محنت کش ہے، جس کے ہاتھ کی جمبش سے اس سماج کا پہیہ چلتا ہے، اس کو کسی قسم کی Facility دینے سے ہم قاصر ہیں۔ سر! یہ کیسا سسٹم ہے جس میں جو اینٹ بنانے والا ہے، اس کے بچے اور وہ خود چھت سے محروم ہیں؟ جو کپڑا بنانے والا ہے سر! اس کے بچے جو ہیں، وہ کپڑوں کے بغیر ننگے پھرتے ہیں۔ جو جوتا بنانے والا ہے سر، اس کے بچے جوتے کے بغیر پھرتے ہیں (تالیاں) سر! میں اس معزز ایوان سے یہ بھرپور درخواست کرونگی کہ Enough is enough، آپ کو ان ایوانوں میں محنت کش اپنے ووٹ دے کر بھیجتے ہیں، وہ ہی آپ کیلئے لڑتے ہیں (تالیاں) وہ ہی آپ کیلئے مرتے ہیں، وہی آپ کے ووٹوں کی حفاظت کرتے ہیں، Elite class کے لوگ تو ووٹ ڈالنے بھی نہیں جاتے (تالیاں) اور سر، اس پہ کسی قسم کی، کوئی Billions نہیں لگتے، ایک پائی بھی

گورنمنٹ کی نہیں لگتی، میں اپنے بل کی بھرپور حمایت کرونگی اور میں کسی صورت اس کو واپس نہیں لونگی۔ میں ایوان سے یہ ریکویسٹ کرونگی کہ وہ اس کو من وعن جو ہے، وہ اس کو Favour کرے اور وہ اس کو منظور کرے۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شیرا عظم وزیر صاحب، پلیز۔

<u>Minister Labour:</u> Sir, I am going to explain it in English and that is the Secretary job whether you would like under rule 82 (2), that is, the Secretary Assembly to translate it into Urdu or whatever they like but I want to speak, Mr. Speaker, to make him understand properly, that they are suggesting the workers temporary or work charged, to be brought equal to the permanent worker. Permanent worker means, they are provided with several facilities by the provincial government, by the federal government. Hence it can not be implemented, it is at the cost of billion of rupees, provincial government can not bear it nor it is in the position in circumstances available, the federal government to sustain it. Hence, this is not possible to bring every worker, a worker means who stays in a one unit for ninety days continuously and that job if it is supposed to be continued for another three months. She, the honourable Member, wants home base as well as temporary as well as one day service worker to be brought under the net of permanent worker. Permanent workers are entitled to have a FBI, ESSI Card; once you get this card, you are entitled to have all the facilities meant for the workers. This is why Mr. Speaker, it would cost, yes I know there must be some NGOs behind it, there must be some NGOs behind it but we can not accommodate any NGO at the cost of the exchequer of the provincial government, thank you very much.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Now let us ask the House, let us ask the House, Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The leave is granted.

(Applause)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Now, Ms. Faiza Bibi Rashid, the honourable MPA to please introduce before the House, the Khyber

Pakhtukhwa Labour Laws Application on Workmen Bill, 2011. Mrs. Faiza Bibi Rashid, please.

Dr. Faiza Bibi Rashid: I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Labour Laws Application on Workmen Bill, 2012 in the House.

سر! میں ایک اور چیز کہنا چاہونگی۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: یس سر۔ میں اس کے Favour میں ایک اور بات کہنا چاہونگی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Item No. 10 and 11: Ms. Shazia Tehmas, the honourable MPA, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Regularization, Organization and Development of Home Based Workers Bill, 2012 under rule 77, of the Rules and Procedure, 1988. Ms. Shazia Tehmas, please.

محترمہ شازیہ طہماس خان: Sir, kindly لاء منسٹر صاحب کو سمجھا دیں کہ یہ Disturbance create کرنا چھوڑ دیں، ابھی جب بل آگیا ہے تو تب ان لوگوں کو یاد آگیا ہے کہ اس کو واپس لینا ہے یا نہیں؟ صرف یہ عرض کرنا چاہونگی کہ تین سال سے میرا یہ بل پینڈنگ تھا، نہ مجھے Concerned Ministry کی طرف سے کوئی اس پہ جواب آیا، نہ مجھے لیبر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی جواب آیا، اب جب یہ ایجنڈے پہ آگیا تو ہمیں یہ لوگ Pressurize کر رہے ہیں کہ اس کو واپس لے لو۔ ہم یہ عوام کو کیا تاثر دے رہے ہیں کہ یہ بی اے پاس منسٹر ہیں، یہ بی اے پاس منسٹری ہے (تالیاں) یہ کس قسم کی منسٹری ہے؟ Sir, I beg to ask for under rule 77 to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization, Organization and Development of Home Based Workers Bill, 2012 in the House.thank you

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر شیر اعظم خان، پلیز

وزیر محنت: زه به اوس ټوله په پښتو کښې خبره اوکړم چه دوئ پرې پوهه شي او دا ټول هاؤس پرې پوهه شي (قہقہہ) (تالیاں) مسٹر سپیکر! زما ورکر چه دے، هغه ته ګوره Nine lac، نهه لکهه روپۍ وظیفه Allowed ده هائر ایجوکیشن د پاره، زما Ordinary worker 7 هزار روپۍ تنخوا اخلی او د ده بچے چه سبق وائی، په هغے باندے 15هزار روپۍ مونږ خرچ کوؤ۔ ده ته جهیز فنډ ورکوؤ، دو لاکه، ده ته Death grant ورکوؤ 5 لاکه، ده ته هاؤس فری

ورکوؤ Ownership باندے۔ زما عرض دا دے سپیکر صاحب، دامختلفے این جی اوز دی، مختلفےادارے دی پہ کورونو کبنے کار کوی Unknown، پہ ریکارڑ باندے نشتہ، دا خو پہ لکھونو حساب کتاب دے، دا د پروانشل گورنمنٹ یا فیڈرل گورنمنٹ د برداشت نہ بھر خبرہ دہ۔ ما وئیل چہ تاسو خو گورہ سپیکر صاحب! Law knowing person یئ، تاسو تہ خو د ھر یو شی پتہ دہ چہ دا Practicableنہ دے Nor it can be implemented، کہ دا Implement شی نو پراونشل گورنمنٹ خو اول د دے پوزیشن کبنے نہ دے These laws, Labour laws are Federal laws،دا تاسو تہ پتہ دہ، نو فیڈرل لاز کبنے څنگہ صوبائی اسمبلئ کبنے امنڈمنٹ یا نوے Introduction پکبنے راځی سر؟ نمبر ون۔ نمبر دو چہ دا کومے خبرے کوی، دا دواړہ بلونہ ملتے جلتے دی، Inter connected، د شازیہ طہماس آنریبل ممبر او بلہ زما خور فائزہ رشید، دا ملتے جلتے بلونہ دی، دا دواړہ Connected دی د این جی اوز سرہ، پراونشل گورنمنٹ پہ کروړونو پہ اربونو روپئ څہ رنګہ برداشت کړی؟ زما عرض دا دے I oppose it, the House opposes it, the government opposes it, the provincial government opposes it-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جب-----

(قطع کلامی)

Minister for Labour: No, no, I mean to say such a Bill-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس، دیکھیں-----

وزیر قانون: Considerationپہ اس کو Fightکریں گے۔

وزیر محنت: نو زہ دا وایم چہ تاسو دا Allowed، یو عرض دے ، Hurriedly you passed ruling، گورہ د قاضی صاحب پہ کیس کبنے ، د قاضی صاحب پہ کیس کبنے دومرہ Hurriedly تاسو رولنگ ورکړو، لږ شان صبر اوکړئ، دا ریکویسٹ مے دے چہ تاسو رولنگ پاس کوئ، لږ صبر کوئ، فوراً سرہ، ځان پرے پوھوئ او کہ ما ھغہ پوزیشن Explainکړے وے ، ھغہ د قاضی صاحب پہ کیس کبنے ، د درانی صاحب پہ کیس کبنے نو تاسو بہ دومرہ Hurriedly رولنگ نہ وے پاس کړے۔ زہ دا وایم لږ سوچ پرے کوئ، To table it, to

introduce it، (مداخلت) نه نه، یس سر، مطلب مے دا دے چه دا لیبر والا چه کوم لاز دی، Bylaws, you know, I know دا خو هسے ګپ شپ وی، دا خو خوند اخلی، دا خو تاسو ته پته ده۔ (قہقہہ) او ته فوراً ورته وائے چه Allowed او دا خو د کروړونو او د اربونو خبرے دی، دا خو ګپ شپ نه دے کنه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیرا عظم وزیر صاحب! بات یہ ہے کہ آپ اس کو Oppose کرتے ہیں تو آپ کا ہاؤس ہے، آپ میجارٹی پارٹی والے ہیں ہاؤس میں، آپ اس کو Oppose کر لیں نا۔ ہم نے تو ہاؤس سے پوچھ لیا، ہاؤس نے کہا ہے کہ 'Yes' تو I say، مطلب The House is، اب اس کے بارے میں، Now let us ask the House, now let us ask the House، اوس به د هاؤس نه تپوس اوکړو، هاؤس نه تپوس کومه، هاؤس نه۔

Alert please. Those who are in favour of it, the motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization, Organization and Development of Home Based Worker Bill, 2012. Now, to ask the House, those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

Mr. Deputy Speaker: Counting, counting; those who are in favour of leave, to please stand up before their seats.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Deputy Speaker: Those who are against may kindly be stand up.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(تحریک مسترد کی گئی)

Mr. Deputy Speaker: Leave is not granted, leave is not granted, leave is not granted. Twenty one are in favour while thirty six are against; so leave is not granted. Item No. 12, Resolutions: Ms. Noor Sahar, the honourable MPA, to please move her resolution No. 653 in the House. Ms. Noor Sahar, please.

محترمہ نور سحر: شکریہ سپیکر صاحب۔ چونکہ اکثر خواتین، سکولوں کی ایڈمنسٹریشن میں مرد حضرات تعینات ہیں جس کی وجہ سے بچوں کو دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ تمام گرلز سکولوں کی ایڈمنسٹریشن میں خواتین اہلکار تعینات کی جائیں تاکہ ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نور سحر بی بی! پلیز یو منټ، هغه خو اوشو کنه۔

محترمہ نور سحر: نو د هغے خو Twelve باندے دا دے کنه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بنه Extra agenda، کښېنئ، Thank you very much۔

مجلس قائمہ نمبر 17 برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Deputy Speaker: Extra agenda: Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, the honourable MPA / Chairman, Standing Committee No.17, on Law and Parliamentary Affairs, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee in the House under sub rule (1) of rule 185 of the Rules of Procedure, 1988. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, please.

Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao: Thank you, Mr. Speaker. Sir, I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 17, on Law and Parliamentary Affairs and Human Rights Department, may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Member / Chairman of the Standing Committee No. 17, on Law and Parliamentary Affairs, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ نمبر 17 برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, honourable MPA / Chairman, Standing Committee No. 17, on Law and Parliamentary Affairs, to please present before the House the

report of the Committee. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, please.

Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao: Thank you, Mr. Speaker. Sir, I beg to present the report of the Standing Committee No. 17, on Law, Parliamentary Affairs and Human Rights Department, in the House under 186 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Deputy Speaker: It stands presented.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت سرکاری ملازمین مجریہ 2012 کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Mr. Israrullah Khan Gandapur and Mr. Abdul Akbar Khan, the honourable MPAs, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2012, as reported by the Committee. Mr. Israrullah Khan Gandapur, please.

Mr. Istarullah Khan Gandapur: Thank you Sir. Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2012 in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

قرارداد

Mr. Deputy Speaker: Now Item No. 12: Ms. Noor Sahar, honourable MPA, to please move her resolution No. 653 in the House. Ms. Noor Sahar, please.

محترمہ نور سحر: چونکہ اکثر خواتین سکولوں کی ایڈمنسٹریشن میں مرد حضرات تعینات ہیں جس کی وجہ سے بچوں کو دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ تمام گرلز سکولوں کی ایڈمنسٹریشن میں خواتین اہلکار تعینات کی جائیں تاکہ بچوں کی پریشانی ختم کی جاسکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ سپیکر صاحب۔ دا نور سحر بی بی چہ کوم طرف تہ توجہ راگرځولے دہ د قرارداد پہ شکل کښے ، زمونږہ صوبہ کښے خو زمونږ اکثر کوشش دا دے چہ میل سکولونو کښے میل او فیمیل سکولونو کښے فیمیل، بیا بدقسمتی مونږ سرہ دا دہ چہ د ایډمنسټریشن پہ حوالہ باندے ډیرو ضلعو کښے مونږ سرہ د سټاف Shortage ہم وی نو مونږ سرہ ہغہ پوسټونہ خالی وی۔ زمونږ خو پورہ پورہ کوشش دے لکہ اوس دا ایس ای ټی

پوستہونه زمونږ راغلل یا دا نور چه کوم Managerialپوستہونه دی، مونږ پوره پوره کوشش کړے دے چه ټولوضلعو ته، او چه کوم ځائے کښے د فیمیل ایډمنسٹریشن پوستہونه دی چه هلته فیمیل ورکړو او بیا زمونږ دا کوشش وی چه په یو ځائے کښے فیمیل نه وی، بیا مونږ د ای ډی او د هغے بیا په دغه سره چه لکه ټهیک ټهاک سینیئر خلق وی په میل کښے نو بیا به امر ضرورت او به امر مجبوری مونږه هغه پوستہونه چه دی، هغه ډکوؤ خو بهرحال بیا زمونږ کوشش دا دے چه مونږ % 100 ، گوره زمونږ چه Far-flung areas دی، زمونږ چه رورل ایریاز دی، مونږ کوشش کوؤ چه Administration wise مونږ فیمیل سیټونو ته فیمیل اولیږو نو دا ده چه دا خو هسے هم په دے باندے مونږ لگیا یو او هغوی قرارداد راوړے دے، بهرحال دا خو زمونږ د حکومت پالیسی هم ده او په دیکښے مونږه تر ډیره حده پورے د مختلفو ضلعو پوستہونه چه دی، هغه ډک کړی دی۔ بهرحال څنگه چه تاسو بیا مناسب گنړئ۔

<u>وزیراطلاعات</u>: سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میاں افتخار حسین صاحب۔

<u>وزیراطلاعات</u>: بابک صاحب ډیر ښکلے جواب ورکړو، د دے قرارداد مونږ تر دے حده سپورټ کوؤ څکه چه دا Discourage کول هم نه غواړی۔ مونږ په عمل کښے داسے غواړو چه چرته د زنانؤ، مطلب دا دے چه د ایډمنسټریشن دغه دےچه هلته د زنانه لاړے شی، دومره گنجائش ضرور پکار دے چه که زنانه Available نه وی نو ایډمنسټریشن خو چلول غواړی، مینجمنټ خو چلول غواړی نو هغه یو Option پکښے موجود پکار دے، باقی چه چرته چرته ښځے مونږ سره Available وی او د ښځو پوسټ په هغه ځائے کښے وی نو هم ښځے به مینجمنټ سنبهالوی، سړی به نه سنبهالوی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نور سحر بی بی! څه وائے ته؟

<u>محترمه نور سحر</u>: سپیکر صاحب! میاں صاحب او بابک صاحب ډیرے ښے خبرے اوکړے، زه دوئ سره اتفاق کوم خو چونکه ما دا قرارداد راوړے دے نو زه غواړم چه دا د پاس کړے شی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میاں افتخار حسین صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: سپیکر صاحب! خبرہ دا دہ کہ دا ټول Unanimously پاس شی بیا بہ Binding وی نو کہ بیا چرتہ بنځہ Available نہ وی، سړے بہ لیږلے نہ شو نو بیا بہ راتہ ډیر غټ مشکل پیدا شی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: دوئ تہ تسلی ورکړئ۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: تسلی ورلہ ورکوؤ چہ د دے دا کوم نظر دے، دا بالکل ټھیک دے او مونږہ د دے سرہ Agree کوؤ خو مطلب دا دے ریکویسټ ورتہ کوؤ چہ دا د پہ دے سټیج واپس واخلی او کوؤ بہ ھم داسے چہ څنګہ دا وائی خو لکہ چہ لار راتہ بندہ نہ شی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ټھیک شوہ۔ نور سحر بی بی۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: سپیکر صاحب! زہ دوئ سرہ Agree کوم او چہ دوئ دغہ شان وعدہ کوی نو With amendment ئے زہ واپس اخلم، کہ دوئ داسے ارادے لری نو ټھیک دہ مونږ خو ھغے کښے کار نشتہ خو مونږ وایو چہ دغہ شی۔

(تالیاں)

مسودہ قانون بابت نفاذ ملکیتی حقوق خواتین مجریہ 2011 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Thank you very much. Item No.13 and 14: Ms. Noor Sahar, the honourable MPA, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Enforcement of Women Ownership Rights Bill, 2011 may be taken into consideration at once. Ms. Noor Sahar, please.

<u>Ms. Noor Sahar:</u> I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Enforcement of Women Ownership Rights Bill, 2011, may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Enforcement of Woman Ownership Rights Bill, 2011 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member

in Clauses 1, 2, 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1, 2, 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1, 2, 3 stand part of the Bill. Ms. Noor Sahar, the honourable MPA, to please move her amendment in sub clause (3) of Clause 4 of the Bill. Ms. Noor Sahar, please.

Ms. Noor Sahar: I beg to move that in Clause 4 for sub clause (3) the following may be substituted namely:- "(3) Whenever a woman files a suit, the Court shall decide the case in six months and the judgment and decree of the Court shall be implemented by the Court through local police in the supervision of the Court within one month of decision of the case, failing which the said officer shall be charged under section 5."

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the amendment is adopted and stands part of the Bill. Sub clause (1) and (2) also stand part of the Bill. Clause 5 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable MPA in Clause 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; Clause 5 stands part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

مسودہ قانون بابت نفاذ ملکیتی حقوق خواتین مجریہ 2011 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Ms. Noor Sahar, honourable MPA, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Enforcement of Women Ownership Rights Bill, 2011, may be passed. Ms. Noor Sahar, please.

Ms. Noor Sahar: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Enforcement of Women Ownership Rights Bill, 2011, may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Enforcement of Women Ownership Rights Bill, 2011,

may be passed with amendment? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it; the Bill is passed with amendment.

(Applause)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The Sitting is adjourned till 04:00 p.m. of tomorrow afternoon, thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 06 جنوری 2012ء بعداز دوپہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)